Dr. Rasheed Moosavi

حیاتِ ذوقِ سفر کے سوا کچھ اور نہیں

اقبال اکیڈمی
حیدرآباد

مشاہیر کی نظر میں

تعارف و نقوشِ راہ

ناشر
اقبال اکیڈمی حیدرآباد
مدینہ منشن، نارائن گوڑہ، حیدرآباد-۵۰۰۰۲۹
آندھراپردیش-انڈیا فون ۴۵۲۳۰

ھُدیٰ آفسٹ پریس، پُرانی حویلی

Dr. Rasheed Moosavi

حیات ذوقِ سفر کے سوا کچھ اور نہیں

Donated By
Dr. RASHEED MOOSAVI

اقبال اکیڈیمی حیدرآباد

48

****

مشاہیر کی نظر میں

**

تعارف و نقوشِ راہ

ناشر

اقبال اکیڈیمی حیدرآباد

مدینہ منشن، نارائن گوڑہ، حیدرآباد ۵۰۰۰۲۹

آندھرا پردیش - انڈیا

فون: ۲۵۳۳۰

پیش لفظ

اقبال اکیڈیمی حیدرآباد کی مختلف سرگرمیوں کے بارے میں ہند اور بیرون ہند کے ممتاز اسکالرس، ماہرین اقبالیات اور اہل علم اصحاب نے مختلف مواقع پر جن تاثرات کا اظہار تحریراً فرمایا، ان کے چند اقتباسات یہاں پیش کئے جا رہے ہیں۔

ان کے علاوہ کئی ممتاز علمی شخصیتوں نے ملکی اور عالمی سطح پر منعقد ہونے والے سمینارس میں شرکت کے موقع پر جن خیالات کا زبانی اظہار فرمایا وہ اس کتابچہ میں شامل نہیں ہیں۔

۱۵/ جنوری ۱۹۹۳ء

اقبال اکیڈیمی حیدرآباد

Dr. RASHEED MOOSAVI

جناب سیّد خلیل اللہ حسینی بانی و صدر اقبال اکیڈیمی

نمائش اقبالیات افکار اقبال کی طرح متنوع، عظمت اور ہمہ رنگیوں کی حامل ہے۔ لگتا ہے فردوس ادب زمین پر آئی ہے۔ اقبال سے یہ وارفتگی اور شیفتگی مستقبل کے لحاظ سے فال نیک ہے۔ منتظمین نمائش ہر ہدیہ، تبریک سے بالاتر ہیں کہ اس کا صلہ فلک الافلاک پر ملے گا۔

۲۱/ مئی ۱۹۸۳ء۔

پروفیسر جگن ناتھ آزاد (جموں یونیورسٹی)

شاعر مشرق علامہ اقبال کی یاد میں اتنی بڑی نمائش! میں اس کے بارے میں اپنی رائے کیا دوں۔ میری تو آنکھیں چندھیا گئیں اس سراپا نور کیفیت کو دیکھ کر۔ آپ نے یہ نوادر کہاں سے جمع کئے۔ آپ کا عزم، حوصلہ، شوق ـــ اور محنت یہ سب مبارکباد کے قابل ہیں ع

عمر تاں باد دراز اے ساقیان جام جم!

۱۲/ مئی ۱۹۸۳ء۔

پروفیسر عبدالحفیظ قتیل (شعبہ، اردو جامعہ عثمانیہ)

اقبالیات کی اس نمائش میں اقبال کی تصانیف کے علاوہ اقبال سے متعلق ان تمام تحریروں کو جمع کرنے کی ممکنہ کوشش کی گئی ہے، جو حیدرآباد میں دستیاب ہو سکتی تھیں۔ ممکن ہے کہ حیدرآباد کے باہر اشخاص اور اداروں کے یہاں کچھ اور ایسی تحریریں بھی ہوں جو اس نمائش میں شامل نہ ہو سکی ہوں۔ لیکن

اقبال سے متعلق اہم کتاب یا مضمون ایسا نہیں ہے جو اس نمائش میں موجود نہ ہو۔ یہی اس نمائش کی بڑی کامیابی ہے۔ میں اس نمائش کا اہتمام کرنے والوں کو ان کی اس کامیاب سعی و جہد کے لئے قابل مبارکباد سمجھتا ہوں۔

۱۲/ مئی۔ ۱۹۷۳ء۔

جناب شاہ مصباح الدین شکیل

مئی ۱۹۵۷ء کی بات ہے کہ تعمیر ملت کے اسٹڈی سرکل کے تحت دو روزہ یوم اقبال لیڈی حیدری کلب میں منایا گیا تھا۔ اس موقع پر بھی اسی طرح اقبالیات کی نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا، جس کا افتتاح نواب مہدی نواز جنگ گورنر گجرات نے کیا تھا۔ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور نے مقالہ پڑھا تھا۔ اسی شام ڈاکٹر بی گوپال ریڈی کی صدارت میں جلسہ عام ہوا تھا۔ دوسرے دن کا اجلاس ڈاکٹر یوسف حسین خاں کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ ان تقاریب کا اہتمام راقم الحروف کے سپرد تھا۔

الحمد اللہ اس بیج کو جو ۳۰ سال پہلے بویا گیا تھا، آج ایک تناور درخت میں تبدیل ہوتا ہوا دیکھ کر میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

جہاں اس حقیقت لکھ رہا ہوں وہیں یہ بات بھی ریکارڈ پر لانا فرض سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس ہستی کے نفس گرم کا اثر ہے جسے ہم جناب خلیل اللہ حسینی کے نام سے جانتے ہیں۔

نمائش اقبالیات سے بے حد متاثر ہوا۔ کتب کا اتنا بڑا ذخیرہ جو اقبال اکیڈیمی کے پاس ہے، شاید ہندوستان بلکہ پاکستان میں بھی ایک جگہ ملے۔

۱۹/ ۴/ ۱۹۸۶ء۔

جناب تصدق حسین تاج (مرتب مضامین اقبال)

اقبال اکاڈیمی کو مجھے دیکھنے کا موقع ملا۔ اقبال پر جو ذخیرہ علم و ادب اکاڈیمی نے جمع کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

۲۳/ اپریل/ ۱۹۷۶ء۔

جناب ابراہیم سلیمان سیٹھ ایم پی (صدر انڈین یونین مسلم لیگ)

اقبال اکیڈیمی کی نمائش، علامہ اقبال کے کلام اور تصورات کو پیش کرنے کے لئے نہایت ہی قابل تحسین اقدام ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کو علامہ اقبال کے کلام اور ان کے اعلیٰ تصورات سے آگاہ کیا جائے تو یقیناً وہ ایک مثالی نوجوان ثابت ہو سکتے ہیں اور اس شعر کی عملی تصویر بن سکتے ہیں۔

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کی جوانوں کی خودی صورت فولاد

۳۱/ ڈسمبر/ ۱۹۷۶ء۔

پروفیسر مسعود حسین خاں (جامعہ ملیہ اسلامیہ)

اقبال اکیڈیمی کی مرتب کردہ نمائش دیکھ کر نہایت مسرت ہوئی ایک نظر میں اقبال سے متعلق تمام تصانیف کا یکجا پایا جانا اقبال پرستی کے جذبہ کو بیدار کرتا ہے اور اس مرد جلیل و جمیل کی شخصیت کا نقش تازہ ہو جاتا ہے۔

یکم/ نومبر/ ۱۹۷۶ء۔

پروفیسر محمد رضی الدین صدیقی (پاکستان)

آج منتظمین اقبال اکاڈیمی حیدرآباد کی عنایت سے اس ادارہ کو دیکھنے کا موقع ملا۔ جو کام یہاں ہو رہا ہے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں، جنہوں نے اس قسم کا کام کبھی کیا ہے۔ چونکہ مجھے بھی ایسے کاموں سے کچھ واسطہ رہا ہے، اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ ان حضرات نے نہایت خلوص، محبت اور ایثار کے ساتھ اس ادارہ کی تشکیل اور تنظیم کی ہے اور اقبال کے کلام اور پیام کی اشاعت کے علاوہ ان کی کتابوں اور اقبالیات پر ادب کو جمع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو مشکور فرمائے۔ ۱۸/ فروری / ۱۹۷۷ء۔

پروفیسر ظ۔ انصاری (بمبئی)

پورا خزانہ ہے جو ریت اور پتھروں سے چن چن کر جمع کیا گیا ــــــــ اور آگے بھی کیا کیا جائے گا اگر ظہیر الدین احمد جیسے دیوانے جڑے رہے۔

۲۹/ اپریل / ۱۹۷۸ء۔

پروفیسر اسلوب احمد انصاری (صدر شعبہ انگریزی علیگڑھ مسلم یونیورسٹی)

اقبال اکیڈیمی بہت قابل ذکر ادارہ ہے۔ اقبال پر مواد بہت سلیقہ کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ ادارہ مزید ترقی کرے گا اور اقبالیات کے مطالعہ کے لئے مرکز کی حیثیت اختیار کرے گا۔

۳۰/ اپریل ۔ ۱۹۷۸ء

جناب عبدالستار (سفیر پاکستان)

جس محبت اور کاوش کے ساتھ اقبال اکیڈیمی میں اقبالیات پر کام ہو رہا ہے، وہ قابل ستائش ہے اور ہر پاکستانی یقیناً اس پر اقبال اکیڈیمی کے اراکین کا مدح خواں ہوگا۔

۱۵/ نومبر/ ۱۹۷۸ء۔

پروفیسر ضیاءالحسن فاروقی (پرنسپل و ڈین جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی)

میں نے آج ۱۲/ جنوری کو اقبال اکادمی حیدرآباد کو دیکھا اور وہاں کے کارکن حضرات سے ملاقات کی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں اپنوں ہی میں آگیا ہوں یہ سب ان حضرات کے خلوص اور محبت کا فیض ہے۔ اس کتب خانہ میں، میں نے بعض نوادرات دیکھے اور طبیعت کو حد درجہ مسرت ہوئی اور ایک حد تک بصیرت بھی۔ اکادمی کے جو مقاصد مجھے بتائے گئے، ان سے اندازہ ہوا کہ اس ادارہ کے کارکنوں کا ذہنی افق وسیع ہے، اس مختصر عرصہ میں اکادمی کی سرگرمیوں میں جو گرمی پیدا ہوئی ہے، اس سے ان نوجوانوں کے متعلق یہ مصرعہ میری زبان پر آگیا ؎

ہوئے احرار ملت جادہ پیما اس تجمل سے

میری خواہش ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ یہ ادارہ مستقبل قریب میں صحیح خطوط پر علوم اسلامیہ کے مطالعہ کا ایک مرکز بن جائے۔ اگرچہ اس کے وسائل محدود ہیں۔ لیکن نیک نیتی اور اخلاص کی دولت اس کے پاس ہے اور یہ وہ چیز ہے جو فقر کی دولت کی روح ہے اور اسی بناء پر میری امید قوی بلکہ قوی تر ہے کہ انشاء اللہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگا۔

۱۲/ جنوری/ ۱۹۷۹ء۔

پروفیسر انوردل (امریکہ)

آج کی شام اقبال اکیڈیمی میں جس انداز سے گزری ہے وہ میری زندگی کا ایک یادگار سرمایہ ہے۔ اقبال کے رشتہ سے دور حاضر کے انسان کے معاملات زندگی کے بارے میں جو گفتگو ہوئی، اس سے ایک بہتر زندگی کے نقوش میرے ذہن پر واضح تر ہوئے۔ میں اس کے لئے اکیڈیمی کے اراکین اور مہمانوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے نوادر کو جس محبت اور احترام سے اکیڈیمی میں محفوظ کیا گیا ہے وہ قابل صد ستائش ہے۔ خاص طور پر اس لئے کہ اکیڈیمی حکومت یا کسی ایک شخص کی سرپرستی سے اس طرح محروم ہے کہ اسے مالی اعتبار سے کافی مشکلات درپیش ہیں۔

انشاء اللہ اگر اکیڈیمی اسی ہمت اور جذبہ کے ساتھ اپنا کام جاری رکھے گی تو عنقریب خداوند کریم اس کی استقامت اور ترقی کے لئے ایسے راستے کھول دے گا جو ابھی ہمارے تصور میں نہیں آسکتے۔

خداوند کریم ہمیں انسانیت کی بہترین خدمت کرنے میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۳/ جنوری / ۱۹۸۰ء۔

جناب مجاہد حسین (منسٹر سفارت پاکستان، نیو دہلی)

اقبال اکیڈیمی حیدرآباد میں جو کام ہو رہا ہے، آج کی مختصر نشست میں اس کا کچھ اندازہ ہوا۔ منتظمین مستحق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اقبال کی زندگی اور شاعری کے گوشے گوشے کو محفوظ کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ زندگی اور یہ شاعری

ہماری ملی تاریخ کا ایک اہم سرمایہ ہے۔

۲۶/ جنوری / ۱۹۷۹ء۔

مولانا معزالدین قادری الملتانی

اقبال علیہ الرحمہ پر آج تک قابل قدر علمی مواد ہندوستان کے مشاہیر نے پیش کیا ہے، اس کا بہترین ذخیرہ اکیڈیمی نے اکٹھا کر رکھا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کی قبل تقسیم و بعد تقسیم جتنے اقبال نمبر رسائل نے نکالے ان کا اکثر حصہ یہاں موجود ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان کی جدید ترین تخلیقات علامہ اقبال کی فکر کے کئی گوشوں اور زاویوں پر مشتمل تحفتہ اکیڈیمی کو وصول ہوا ہے۔ یہ تمام مواد اکیڈیمی کی ان تھک کوششوں کا آئینہ دار ہی نہیں بلکہ علامہ اقبال سے عہدہ داران اکیڈیمی کے بیکراں خلوص اور اسلامی زندگی سے بے پناہ تعلق خاطر کی دلیل ہے۔

۲۸/ جنوری / ۱۹۷۹ء۔

جناب اندر کمار گجرال (سفیر ہند۔ ماسکو)

یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آج مجھے اقبال اکاڈیمی میں مدعو کیا گیا اور اقبالیات پر جو سنجیدہ کام کیا جارہا ہے، اسے دیکھ کر خوشی اور مسرت ہوئی۔

میں اکاڈیمی اور اس کے ارکان خاص کر حسینی صاحب کی صحت کے لئے دعا گو ہوں۔

یکم / فروری / ۱۹۷۹ء۔

جناب وحیدالدین خاں بوزئی (صدر بہادر یار جنگ اکیڈیمی، کراچی)

مجھے فخر ہے کہ آج اقبال اکیڈیمی کو دیکھنے کا موقع ملا اور میری خوش نصیبی

ہے۔ اکیڈیمی کے قائدین سے تبادلہ، خیال کی سعادت نصیب ہوئی۔ خوش قسمتی سے میرا تعلق ایک ایسے ادارہ سے ہے جو علامہ اقبال کے مرد مومن قائد ملت نواب بہادر یار جنگ رحمتہ اللہ علیہ، اکیڈیمی کے نام نامی سے موسوم بہادر یار جنگ اکیڈیمی کراچی سے ہے۔ اکیڈیمی نے علامہ اقبال پر جو کام کیا ہے، اس پر تبصرہ کرنا چھوٹا منھ بڑی بات ہے۔ صرف یہ کہہ سکتا ہوں ـــــ

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

۱۲/ فروری/ ۱۹۷۹ء۔

پروفیسر گیان چند جین (صدر شعبہ، اردو حیدرآباد یونیورسٹی)

مجھے دو دن ۱۹/ اور ۲۰/ اپریل کو اقبال اکیڈیمی میں آنے اور عالمانہ سیمنار میں شرکت کا شرف ہوا۔ اقبال اکیڈیمی اقبالیات کے سلسلہ میں جو کام کر رہی ہے ایسا لگتا ہے کوئی دوسرا ادارہ اس حد تک نہیں کر رہا ہے اکیڈیمی کی افادیت کا اندازہ اقبالیات کی نمائش سے ہوتا ہے۔ جتنا وافر ذخیرہ یہاں جمع کیا گیا" ایسا ذخیرہ" کم کتب خانوں میں ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہر شخص اس اکیڈیمی اور اس کی لائبریری میں کچھ ایسے نوادر پائے گا جو اس کی نظر سے نہ گزرے ہوں گے۔

دو دن سیمنار میں شرکت کی، ایسا عالمانہ سیمنار کسی بھی ادارے کے لئے جائے فخر ہو سکتا ہے۔ ابھی سیمنار کے جناب صدر نے ایک جملہ کہا ہے جو حقیقت ہے کہ میری رائے میں کسی اور شہر میں ایسے ٹھوس اور پر مغز سیمنار کو اس تندہی اور شغف کے ساتھ شاید سنا نہ جاتا۔

مجھے یقین ہے کہ اقبال اکیڈیمی میں آنے کے بعد ہر شخص کو اقبالیات سے مزید دلچسپی پیدا ہوگی۔

۲۰/ اپریل/ ۱۹۸۰ء۔

جناب سید شاہ صبغتہ اللہ بختیاری استاذ حدیث جامعہ باقیات الصالحات (ویلور، تاملناڈو)

بحمداللہ آج خوش قسمتی سے ڈاکٹر ضیاء الدین شکیب دام مجدھم کے ساتھ اقبال اکیڈیمی میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ جس عمدگی اور سلیقہ کے ساتھ اقبالیات پر اردو، انگریزی میں لٹریچر جمع کیا گیا ہے وہ قابل قدر ہے اور اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لئے استنادی ذخیرہ ہے۔ اللہ اپنے فضل سے نوازے اور اقبال مرحوم کی دعا۔ ع

جوانوں کو مرا سوز جگر بخش دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے

پوری ہو۔

۷/ فروری / ۱۹۸۰ء۔

جناب عبدالقوی دسنوی (بھوپال)

میں اراکین اقبال اکیڈیمی کا شکر گذار ہوں، جنہوں نے مجھے حیدرآباد آنے کی دعوت دی اور اپنی آنکھوں سے اقبال اکیڈیمی کو دیکھنے کا موقع دیا۔
مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اقبال اکیڈیمی مستقبل قریب میں اقبالیات کی نشر و اشاعت کا سلسلہ میں گرانقدر خدمات انجام دے گی۔

۲۰/ اپریل / ۱۹۸۰ء۔

محترمہ ماتالیا پریگارینا ۔ روسی ماہر اقبالیات ، انسٹی ٹیوٹ آف اورنٹیل اسٹڈیز (ماسکو)

"میں اقبال اکیڈیمی آکر بے حد متاثر ہوئی ۔ اس اکیڈیمی کی رکنیت میرے لئے باعث افتخار ہے ۔"

۲۶/ مارچ ۱۹۸۱ء

جناب غلام محمد (پاکستان)

اپنے وطن سابق حیدرآباد آنے کا موقع ملا، اور دوران قیام اقبال اکیڈیمی کی لائبریری دیکھنے کی مسرت حاصل ہوئی ۔ یہ لائبریری اپنے گرانقدر Collection کے اعتبار سے ہند و پاک کی منفرد لائبریری نظر آئی ۔ عجیب بات ہے کہ حیدرآباد رفتہ میں علامہ اقبال کی اولین اور سب سے شاندار پذیرائی رہی اور مرحوم کی عظمت کا اعتراف کیا گیا، پھر اسی حیدرآباد نے نواب بہادر یار جنگ کی شخصیت کے ذریعہ فکر اقبال اور پیام اقبال کو متشکل صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور آج بھی پیام اقبال کو زندہ رکھا ہے ۔

۱۳/ نومبر ۱۹۸۳ء

پروفیسر احمد سجاد، شعبہ اردو رانچی یونیورسٹی

برصغیر ہند و پاک میں اقبالیات کا شاید ہی کوئی طالب علم ایسا ہوگا جو اقبال اکیڈیمی کی زیارت کی خواہش نہ رکھتا ہوگا ۔ عرصہ سے رقم الحروف کی یہ تمنا تھی کہ یہاں چند دن یکسوئی کے ساتھ گزاروں ۔ افسوس یہ تمنا تو بر نہیں آئی ۔ پھر بھی رواروی میں ذمہ داران اکیڈیمی نے جن نوادرات کی زیارت کرائی ان کی یاد عمر

بر قلب و ذہن پر نقش رہے گی۔

واقعہ یہ ہے کہ اقبالیات کے فکر و فن اور حیات و کارنامے کا یہ نادر ذخیرہ اردو دنیا کا ایک قیمتی اثاثہ ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ اسے نظر بد سے محفوظ رکھے اور ہمیں اس سے استفادہ کی توفیق عطا کرے۔

۸/ جنوری ۱۹۸۴ء

پروفیسر سعید اختر درانی ، پروفیسر شعبہ ، طبعیات برمنگھم یونیورسٹی

میں اقبال اکادمی حیدرآباد کا نام تو عرصہ سے جانتا تھا، لیکن یہاں آکر پوری طرح سے معلوم ہوا کہ یہاں کیا کیا بے بہا خزانے محفوظ ہیں ، اور علامہ کی حیات و پیغام پر یہاں کس قدر سرگرمی ، جذب اور محبت سے کام ہو رہا ہے۔ میں اس کے منتظمین کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ علامہ کے پیغام کی تشہیر کے لئے ہندوستان میں جس طرح مشعل بردار اور سرخیل ہیں ، وہ قابل حد ستائش ہے۔ میں ان کی آئندہ سرگرمیوں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔

۱۹/ ۱۹۸۴ء

ڈاکٹر اسرار احمد (پاکستان)

شہر حیدرآباد میں اقبال اکیڈیمی اور اس کی سرگرمیاں دیکھنے کے بعد جذبات میں تلاطم کی جو کیفیت ہے، وہ بیان کے باہر ہے۔

۱۷/ ۳/ ۸۴ء

جناب سرجیت سنگھ لانبہ

آج اقبال اکیڈیمی حیدرآباد میں ذاتی طور پر آکر نایاب کتب اور علامہ اقبال کی نایاب تصاویر کی زیارت کا جو شرف حاصل ہوا ہے وہ میرے لئے باعث فخر ہے۔ بہت دنوں سی میری خواہش تھی کو اکیڈیمی کے ان دوستوں سے نیاز حاصل کیا جائے۔ جنھوں نے اپنی ذاتی کوششوں سے وہ عظیم سرمایہ جمع کیا جو کسی اور اکیڈیمی میں دیکھنے کو نہیں ملتا، آج میری اس دیرینہ خواہش کی تکمیل ہوئی یہ کام تو خون جگر سے ہوتے ہیں۔ بقول علامہ اقبال ؎

نقش ہیں سب ناتمام خون جگر کے بغیر

اقبال کا اسم گرامی میرے لئے عقیدت، اقبال کا مزار مرے لئے زیارت اور اقبال کا کلام میرے لئے عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔

۲/ ۷/ ۸۴ء

جناب خواجہ حمید الدین شاہد، ایوان اردو، کراچی

آج اکیڈیمی میں حاضری دینے کا مجھے شرف حاصل ہوا۔ اکیڈیمی کے کاموں کو سرسری طور پر دیکھنے کا موقع ملا۔ میں غائبانہ طور پر اور اقبال ریویو کے مطالعہ سے اقبال اکیڈیمی کی اہمیت اور افادیت سے اچھی طرح واقف ہوں۔ آج کتب خانہ کے نوادرات کو دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی۔ میری دلی دعا ہے کہ اکاڈیمی کے کارکنوں کو اللہ پاک ہمت، قوت عمل اور عمر دراز عطا فرمائے آمین۔

انشاء اللہ یہ اکاڈیمی برصغیر ہند و پاک میں منفرد مقام حاصل کرے گی۔

۸/ دسمبر ۱۹۸۵ء

جناب خلیق انجم، ایڈیٹر "ہماری زبان" انجمن ترقی اردو (ہند)

اقبال اکیڈیمی کے بارے میں عرصہ سے بہت کچھ سن رہا تھا اور بہت کچھ پڑھ رہا تھا، آج خود حاضر ہو کر اکیڈیمی کی سرگرمیوں سے واقفیت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ مجھے دلی مسرت ہوئی، چند نوجوان حکومت کی مدد بغیر اتنا اہم کام کر رہے ہیں۔ غالباً یہ ہندوستان کا واحد ادارہ ہے جہاں علامہ اقبال پر اتنا مواد اکٹھا کیا گیا ہے۔

۲۳/۲/۸۶ء

جناب ممنون حسن خاں، چیرمن علامہ اقبال ادبی مرکز، بھوپال

اقبال اکادمی حیدرآباد میں جاکر اور اس کے نایاب کتب خانہ کو دیکھ کر مجھے بے حد مسرت ہوئی، میرے رائے میں یہ کتب خانہ ہندوستان میں اقبالیات پر بہترین کتب خانہ ہے، مجھے امید ہے کہ یہ اکادمی مستقبل میں اس سے بہتر کام کرے گی اور یہاں سے اقبالیات کے طلباء بہت فایدہ حاصل کر سکیں گے۔ عالی جناب سید خلیل اللہ حسینی صاحب کی جس قدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے، وہ اس اکادمی کی روح رواں ہیں۔

۲۲/ اپریل ۱۹۸۶ء

جناب سردار جعفری

اقبال نمائش دیکھ کر خوش ہوا، یہ امید ہے، ابھی آئندہ اور ذخیرے اور خزانے جمع ہوں گے۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی

اللہ کرے مرحلہ ، شوق نہ ہو طے

اقبال اکیڈیمی مبارکباد ہے۔

۱۸/ اپریل ۱۹۸۶ء

ڈاکٹر محمد السعید جمال الدین ۔ کلیۃ الآداب جامعہ عین شمس ، قاہرہ ، (مصر)

حیدرآباد میں اقبال اکادمی کی مساعی تحسین اور تعریف کی مستحق ہیں ۔ اس اکیڈیمی نے ۱۸/ تا ۲۱/ اپریل میں جس عالمی سیمنار کا انعقاد کیا ہے ۔ وہ علمی اور ثقافتی نتائج کے اعتبار سے عدیم النظیر ہے ۔ ان علمی مجالس نے علماء اساتذہ اور حاضرین کے نفوس میں گہرے نقش چھوڑے ہیں ۔ میں اس اکیڈیمی کی کامیابی کے لئے اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں ۔

۲۲/ اپریل ۱۹۸۶ء

جناب محمد طارق غازی ، مدیر التحریر ، روزنامہ " سعودی گزٹ " (جدہ)

اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ اقبال ، اک بحر ناپیدا کنار کو کوزے میں بند نہیں کیا جاسکتا ، لیکن اقبال اکیڈیمی حیدرآباد نے جس طرح فکر اقبال کو یکجا کیا ہے ، وہ خود اقبال کے لئے خراج عقیدت چاہے نہ ہو لیکن ، اقبالیات کے طالب علموں کے لئے ایک ایسی نعمت ہے ، جس کا بدل نہیں ہے ۔

اصل بات جس نے مجھے متاثر کیا وہ یہ کہ اقبال اکیڈیمی محض کتابوں کے مجموعے کا نام نہیں ہے بلکہ فکر اقبال ، کو سمجھنے اور سمجھانے کا ایک ذریعہ ہے ۔ اور

88

مختتم ہے اس لحاظ سے کہ، اقبال کا کلام اگرچہ زبانوں پر اور الماریوں میں مل جاتا ہے، مگر ذہنوں میں فکر اقبال اس درجہ میں موجود نہیں جو ہونا چاہیے تھا۔ آج مجھے دوسری بار یہاں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی اور میں نے خود کو فکر اقبال کے ایک مجمع میں پایا۔ دعا ہے یہ مجمع ایک معاشرہ بن جائے، کیونکہ وہ معاشرہ ہی اقبال کو سچا خراج عقیدت ہوگا۔

۲۵/ نومبر ۱۹۹۰ء

PROFESSOR ANNEMARIE SCHIMMEL
HARVARD UNIVERSITY

(i) It is a very great pleasure to visit Iqbal Academy Hyderabad. I must confess that I am deeply impressed by the activities of this body, and by the enthusiasm and true scholarship I found among its members. You can be assured that I shall tell about the Academy wherever I go to celebrate Iqbal, and I shall try to send you my works on Iqbal as a soon as possible.

Thank you most cordially for the warm welcome you have accorded me in a true blending of **"Ilm wa Ishq"** and I do hope that we will meet again before long

Dt: Nov, 3, 1979.

(ii) I' am delighted to see once more the devoted work of my Hyderabadi friends for the proporgation of Iqbal's Ideas.

The discussions after my lecture proved that the living interest in Iqbal is very strong and thought provocing.

Dt : 26-10-1980.

SYEDA ANWARA TAIMURI
Minister of State Education Assam

I am very much impressed to visit the exhibition, I hope this sort of exhibition will help in spreading Islamic Education in Inida.

Dt: 31-10-1976.

PROFESSOR S. VAHIDUDDIN
Retired Head Dept of Philosophy O.U.

It has been good fortune to see Iqbal Academy at work. It is a great credit to our youngmen to cherish the great heritage that our philosopher-poet has left. May they succeed in their laudable effort.

Dt:19-3-85.

PROFESSOR GHULAM DASTAGEER RASHEED
Retired Head Dept of Persian, O.U.,

The exhibits of studies about Iqbal reveal the vision and mission of Iqbal Academy and its young devotees.

I pray that these efforts may be crowned with success.

Dt: 01-11-1976.

ABDUR REHMAN ANTULAY
Gen. Secretary A.I.C.C

It is indeed a matter of immense pleasure - an intellectual, emotional and sentimental - pleasure for me to have gone round the works of Iqbal and on Iqbal. Every moment, I had a fond idea to sit and read every word he spoke or wrote, or other works on him . I have always believed that the contribution of Iqbal to modern Islamic thought is immeasurably great and every time, whenever occasion arose, I have thought of all that he said. Alas! I don't know my wish can ever be fulfilled. In any event, the collection is admirable and needs to be highly appreciated and complimented. I heartly congratulate Shri Zaheeruddin, whose untiring labour and devotion to Iqbal and his thought has made this a a reality. Let me hope some day I will draw upon this treasure with him to fulfill my desire.

Dt: 31-10-1976.

اقبال اکیڈیمی حیدرآباد، ایک تعارف

اقبال شناسی کیوں؟

فکر کے شاعرانہ اظہار اور اس کی بے پناہ اثر انگیزی نے مطالعہ اقبال کو عصر جدید کی ایک ایسی ضرورت بنا دیا ہے جس سے صرف نظر ممکن نہیں ـــــ یہ مطالعہ اس لئے بھی ناگزیر ہو جاتا ہے کہ اقبال کے واسطے سے اس دور کی مضطرب اور ناآسودہ انسانیت کے مسائل کا نہ صرف واضح عرفان ہو سکتا ہے بلکہ اس کی علمی قدر و قیمت کے ساتھ ساتھ معنوی اور نظریاتی سمت بھی متعین ہوتی ہے۔

اقبال کی فکر میں جو توانائی ہے وہ اسلام کی عطا کردہ ہے، اسی اعتبار سے انھوں نے ساری انسانیت کے مسائل کو اپنی فکر کا محور بنایا اور مختلف، متضاد نقاط نظر کے درمیان تطبیق کی وہ راہ نکالی، جہاں ان کا پیام، انسانیت کی ضرورتوں کی تکمیل نہ صرف ارضی سطح پر کرتا ہے بلکہ اس کے ڈانڈے روانی اور وجدانی سرچشموں سے مل جاتے ہیں۔ اسی لئے دور جدید میں اقبال شناسی، اقبال مندی کی علامت بن گئی ہے۔

اقبال اکیڈیمی حیدرآباد

تاریخی پس منظر

اقبال کی زندگی ہی سے حیدرآباد اقبال شناسوں کا گہوارہ رہا ہے حیات اقبال اور پیام اقبال پر جو کام حیدرآباد میں انجام پایا، اس کی تاریخی اور اسنادی اہمیت ہے۔ اقبالیات کے وسیع ذخیرہ میں یہ مطالعہ اپنی قدر و قیمت کی وجہ سے ممتاز اہمیت رکھتا

ہے۔ علاوہ ازیں اقبال اور اقبالیات کی پذیرائی میں حیدرآباد کو کئی اعتبارات سے اولیت حاصل ہے۔ کلام اقبال کا پہلا اردو مجموعہ یہیں سے شائع ہوا۔ اقبال کے مختلف مضامین کتابی شکل میں پہلی مرتبہ یہیں سے شائع ہوئے۔ خطوط کے پہلے مجموعہ کے علاوہ "فلسفۂ عجم" "مرقع اقبال" عربی اور فارسی میں اولین کتابوں کا اشاعت کا سہرا حیدرآباد کے ارباب علم کے سر ہے۔ حیدرآباد ہی کی سرزمین سے وہ نامور اقبال شناس پیدا ہوئے جن کی بلند پایہ تصانیف مطالعہ اقبال میں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں علمی سطح پر مطالعہ۔ اقبال کے ساتھ ساتھ اقبال فہمی کی ایسی فضا تیار ہوئی کہ اس کا ذوق کا اثر عوام کی زندگی پر بھی پڑا۔ فکر اقبال اور پیام اقبال کو عام کرنے کے لئے نواب بہادر یار جنگ نے اپنی پرزور خطابت کو استعمال کیا۔ اور دردمند خطیب بے بدل کی زندگی اور فکر پر اقبال کی اتنی گہری چھاپ رہی کہ بعض لوگوں نے اقبال کے مرد مومن کی جھلکیاں ان کی ذات میں جلوہ گر دیکھیں۔ تقسیم ہند کے بعد اقبال فہمی کی راہ میں کچھ رکاوٹیں حائل ہو گئیں اور اقبال سے وابستگی کو رجعت پسندی اور فرقہ پسندی قرار دیا جانے لگا، لیکن رفتہ رفتہ یہ دھند لکے چھٹنے لگے۔ ابتدائی نامساعد حالات میں بھی جناب سید خلیل اللہ حسینی، بانی و صدر اقبال اکیڈیمی حیدرآباد نے اس شمع کو روشن رکھا۔ انہوں نے نوجوانوں میں مطالعہ اقبال کا ذوق پیدا کیا۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۹ء تک اس انداز میں کام ہوتا رہا کہ اقبال دوستوں کی ایک ایسی تعداد پیدا ہو گئی، جس نے محسوس کیا کہ مطالعہ اقبال کو منظم اور وسیع پیمانہ پر جاری رکھا جائے۔

Donated By
Dr. RASHEED MOOSAVI

اقبال اکیڈیمی کا قیام اور مقاصد

اس پس منظر میں ۲۸ / جون ۱۹۵۹ء کو اقبال اکیڈیمی حیدرآباد کا باضابطہ قیام عمل میں آیا۔ مارچ ۱۹۷۴ء کو دستور کی تدوین کے بعد پبلک سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ ۱۳۵۰ ف کے تحت اس ادارہ کو رجسٹرڈ کروایا گیا R, NO. 234/1974 اکیڈیمی کے اولین صدر پروفیسر ڈاکٹر عالم خوندمیری مرحوم منتخب ہوئے۔ ۱۹۷۳ء میں جناب سید خلیل اللہ حسینی کا انتخاب عمل میں آیا۔ جن کی بے لوث جراءت مندانہ قیادت نے ہندوستان میں فکر اقبال کی شمع کو فروزاں رکھا اور اکیڈیمی کو ایک منفرد فعال ادارہ کی شکل دی جناب خلیل اللہ حسینی، کی خدمات دیگر کارناموں کے علاوہ اقبالیات کی تاریخ میں ناقابل فراموش ہیں۔ جنوری ۱۹۹۳ء میں پروفیسر سراج الدین کو صدر اقبال اکیڈیمی منتخب کیا گیا اس ادارے کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

- افکار اقبال کی اشاعت
- ایسے نظریات کی تحقیق جن پر فکر اقبال مبنی ہے۔
- علمی وادبی شعور کی نشو ونما

فکری پس منظر

اقبال اکیڈیمی حیدرآباد مطالعہ اقبال کا ایک معروضی فورم ہے مطالعہ اقبال کے ضمن میں عموماً کئی رجحانات اور عوامل کارفرما رہے ہیں جو اپنے اندر جزوی صداقت ضرور رکھتے ہیں۔ لیکن کل اقبال اور اس کے بنیادی فکری ماخذات کا احاطہ نہیں کرتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کل کو مختلف اجزاء میں بانٹنے کی بجائے

ایک ہی کل کے ذیل میں اقبال کا مطالعہ کیا جائے۔ سنجیدہ اور مخلصانہ غور و فکر کے بغیر علمی منہاج تشکیل نہیں پاسکتا جس کی اس دور میں شدید ضرورت ہے شائد اس کے لئے خرد کی نظر حکیمانہ کے ساتھ ساتھ عشق کی حدیث رندانہ سے بھی باخبری چاہیئے اس کے لئے ایک بین شعبہ جاتی مفاہمت بھی درکار ہے۔ اس لئے اقبال اکیڈیمی کی کوشش ہے کہ جہاں نئی نسل کو اقبال سے آگاہ کیا جائے وہیں ایسے افراد تیار ہوں جو دور جدید کے تقاضوں کے چوکھٹے میں اقبال کو سمجھ سکیں اور اس کی دانش نورانی کے امین بن سکیں۔ خود اقبال کی شاعری کے بیشتر پہلو ایسے ہیں جن پر گہرے مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے۔ خصوصاً جدید ہندوستان کے چوکھٹے میں فکر اقبال بڑی معنویت اور اہمیت رکھتی ہے جو مطالعہ کے ایک نئے انداز کی طلب گار ہے ان امور پر اقبال اکیڈیمی اپنے محدود مسائل کے ساتھ توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے اور اس سلسلہ میں اقبالیات پر کام کرنے والے مختلف اداروں کے مابین تال میل اور تعاون کی خواستگار ہے۔

نقوش راہ

○ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے اقبال اکیڈیمی حیدرآباد حسب ذیل پروگرام کے تحت کام کر رہی ہے۔

○ ہر ماہ محفل اقبال کا انعقاد عمل میں آتا ہے جس میں نہ صرف ماہرین اقبالیات سے استفادہ کیا جاتا ہے بلکہ نئے لکھنے والوں کو اقبال پر اپنی تخلیقات پیش کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

○ محافل کے فکر کے عنوان سے اہم عالمی قومی اور ملی مسائل پر غور و فکر اور تجزیہ کے لئے مختلف مکاتب فکر کے اہل علم کو مدعو کیا جاتا ہے۔

○ ہر سال اپریل یا نومبر میں سیمینار ہوتے ہیں جن میں اقبال کی فکر اور فن پر مقالے پیش کئے جاتے ہیں اور ان پر مباحث ہوتے ہیں ۔ ان سیمینارس میں ہندوستان کی مختلف اہم شخصیتوں کو مدعو کیا جاتا رہا ہے ۔ اس کے علاوہ پاکستان، برطانیہ امریکہ اور روس کے اسکالرس نے بھی اکیڈیمی کے مختلف اجتماعات میں حصہ لیا ہے ۔

○ ۱۹۷۳ اور ۱۹۷۷ میں وسیع پیمانے پر اقبال صدی تقاریب منائی گئی اس ضمن میں تحریری، تقریری، مصوری اور خطاطی کے مقابلے رکھے گئے اور نمائش اقبالیات کا اہتمام بھی کیا گیا ۔

○ طلباء اور نوجوانوں کے لئے درس اقبال کا انتظام کیا جاتا رہا ہے ۔

○ مختلف مواقع پر طلبہ اور طالبات کے لئے کوئیز، تحریری، تقریری اور خوش الحانی سے کلام اقبال پڑھنے کے مقابلے ہوتے ہیں ۔

○ اقبالیات کے مطالعہ کو فروغ دینے اور اسکالرس کے استفادہ کے لئے ایک کتب خانہ قائم کیا گیا ہے ۔ جہاں اقبال کی حیات، فکر و فن پر کتب، رسائل خطوط اور تصاویر کا قابل لحاظ نادر ذخیرہ اکھٹا کیا گیا ہے ۔

○ اب تک اقبالیات سے متعلق پندرہ کتابیں شائع کی گئی جن میں فکر اقبال کے لئے نئے گوشوں اور نئی تحقیق کو پیش کیا گیا ۔

○ اکیڈیمی کی جانب سے ایک اعلیٰ معیاری رسالہ "اقبال ریویو" شائع کیا جاتا ہے ۔

○ ۱۹۸۵ء سے اقبال ایوارڈ کے سلسلہ کا آغاز کیا گیا ۔ جو اقبالیات میں قابل قدر خدمت انجام دینے والے کو پیش کیا جاتا ہے ۔ اب تک طلائی تمغوں کی شکل میں چار

ایوارڈ دیئے گئے۔

○ ۱۹۸۶ء میں عالمی اقبال سیمنار کا انعقاد عمل میں لایا گیا اس موقع پر نمائش اقبالیات کے علاوہ طلباء اور طالبات کے لئے مختلف مقابلوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس سیمنار میں ہندوستان اور بیرونی ممالک کے اسکالرس نے شرکت کی۔

○ نئی نسل کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے ایک خصوصی پروگرام کے تحت "بزم اقبال" کے مراکز قائم کئے گئے ہیں اور اس کام پر خصوصی توجہ پیش نظر ہے

نئی نسل کے لئے اقبال اکیڈیمی کا پروگرام

قوم کے نونہال، مستقبل کے معمار ہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا آنے والا کل آج سے بہتر ہو تو نئی نسل کا تعلیم اور تربیت سے غفلت نہیں برتی جاسکتی۔

اقبال کے پیام کے حقیقی مخاطب اور ان کی امیدوں کا مرکز نئی نسل ہے۔ خالق کائینات کی عطاکردہ صلاحیتوں کو ترقی دینے اور ان کو معاشرہ کی بہتری کے لئے استعمال کرنا، اقبال کی تعلیمات کا حاصل ہے۔

تعلیم انسان کو معلومات بہم پہنچا کر کسی شعبہ علم کا ماہر بنا سکتی ہے لیکن ایک اچھے انسان بنانے کے لئے کچھ اور تقاضوں کی تکمیل ضروری ہے آج کی مصروف زندگی میں ذہنی اور اخلاقی تربیت کے مواقع نئی نسل کو بہت کم حاصل ہیں۔ پاکیزہ زندگی اور اعلیٰ کردار کی تشکیل اسی وقت ممکن ہے، جب ہم نئی نسل کو اپنے مذہبی اور تہذیبی سرچشموں اور اپنے اسلاف کے شاندار کارناموں سے واقف کرائیں۔

اس سلسلہ میں اقبال اکیڈیمی حیدرآباد نئی نسل کی تربیت کے لئے بزم اقبال

Donated by
Dr. RASHEED MOOSAVI

کے قیام کے ذریعہ ایک جامع پروگرام پیش کیا ہے جس پر عمل آوری کے لئے نہ کسی بڑی تنظیم کی ضرورت ہے اور نہ ہی کثیر سرمایہ درکار ہے۔ بس چند درد مند دل رکھنے والوں کی توجہ کافی ہے۔

اقبال اکیڈیمی حیدرآباد کی ترغیب پر چند تعلیمی اداروں میں بزم اقبال کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ محلہ واری سطح پر مراکز کے قیام کے کوشش کی جارہی ہے۔

بزم اقبال کے مقاصد اور لائحہ عمل درج ذیل ہیں۔

مقاصد

(۱)۔ نوخیز نسل کی کردار سازی اور ذہنی نشو و نما۔

(۲)۔ نئی نسل میں اپنے مذہبی، تہذیبی سرچشموں سے وابستگی کا احساس پیدا کرنا اور زندگی میں مقصدیت کا شعور پیدا کرنا۔

(۳)۔ طلباء اور طالبات کے لئے ادبی ذوق اور ان کی تحریری اور تقریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنا۔

(۴)۔ طلباء اور طالبات میں علم کی طلب پیدا کرنا۔

(۵)۔ اردو زبان کے فروغ کے لئے کوشش کرنا۔

لائحہ عمل

(۱)۔ ماہانہ / نیم ماہی اجتماعات کا انعقاد۔

ان اجتماعات میں طلباء اور طالبات کی تربیت کے ساتھ خود ان میں حصہ لینے کا شوق پیدا کیا جائے اور اس سلسلے میں ان کی ہمت افزائی کی جائے۔

(۲) تحریری تقریری، بیت بازی اور کوئیز مقابلوں کے انصرام کے علاوہ، اجتماعات میں اقبال کی آسان اور سبق آموز نظموں کو ازبر کرنے کی مشق اور خوش الحانی سے کلام اقبال پڑھنے کے مظاہروں کا اہتمام۔

(۳) ۔دار المطالعوں اور کتب خانوں کا قیام۔

(۴) آسان انداز میں کلام اقبال کی تفہیم و تشریح کا انتظام اور آسان اقبالیاتی ادب کی اشاعت۔

(۵) اردو سے ناواقف طلباء اور طالبات کے لئے تعطیلات وغیرہ میں مختصر مدتی کلاس کا انصرام۔

CENTRAL URDU LIBRARY
URDU HALL HIMAYATNAGAR
HYDERABAD-500029

آپ سے ایک التماس

مکرمی!

اقبال اکیڈیمی کے مقاصد لائحۂ عمل اور اس کی مختلف سرگرمیوں کے بارے میں اہل علم اصحاب کے تاثرات کو آپ نے ملاحظہ فرمایا، اس کام کی اہمیت سے یقیناً آپ کو اتفاق ہوگا، اس سلسلہ میں اقبال اکیڈیمی اپنی مساعی کے استحکام اور توسیع کے لئے آپ سے مخلصانہ تعاون کی درخواست کرتی ہے۔ آپ کے تعاون کی حسب ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ اپنے اپنے محلوں اور علاقوں میں اقبال اکیڈیمی کی شاخیں قائم کی جاسکتی ہیں۔

۲۔ نئی نسل کے لئے بزم اقبال کا قیام عمل میں لاکر اس کی سرپرستی فرمائیں۔ خصوصاً موجودہ حالات میں نئی نسل کی ذہنی تربیت اور ان کی صلاحیت کی نشو نما بہت اہم ہے کہ باشعور اور باصلاحیت نوجوانوں پر ہمارے مستقبل کا انحصار ہے۔ تعلیمی اداروں کے تحت بزم اقبال کا قیام عمل میں لایا جاسکتا ہے۔

۳۔ اکیڈیمی کے کتب خانہ کے لئے کتب کا عطیہ دیا جاسکتا ہے خصوصاً اقبالیات سے متعلق کتب اور رسائل درکار ہیں ایسے کتب اور رسائل بھی مرحمت فرماسکتے ہیں جن میں اقبالیات پر مضامین شامل ہوں۔

۴۔ اقبال اکیڈیمی کی سرپرستی / تاحیات رکنیت قبول فرماتے ہوئے اس ادارہ کے مالیہ کو مستحکم فرمائیں خصوصاً سرپرستوں کے ذریعہ حاصل ہونے والی اعانتوں کو ایک کارپس کی شکل دی گئی ہے تاکہ ہر ماہ متوالی اخراجات کی پابجائی اور نئی نسل کے لئے آسان اور سلیس کتابوں کی اشاعت ممکن ہو سکے۔ اس سلسلہ میں خصوصی عطایا کے لئے بھی گذارش کی جاتی ہے۔

۵۔ اقبال ریویو کی خریداری قبول فرمائیں اور اپنے احباب کو تعاون کے لئے آمادہ فرمائیں۔

نوٹ ۔۔۔۔۔ زر تعاون: سرپرستی ۔ پانچ ہزار روپیئے ۔ تاحیات رکنیت: پانچ سو روپیئے، سالانہ رکنیت: چار سال کے ایک سو روپیئے۔ اقبال ریویو کے لئے سالانہ پچاس روپیئے ۔ منی آرڈر، چک یا ڈرافٹ "اقبال اکیڈیمی حیدرآباد" کے نام مدینہ منشن، نارائن گوڑہ، حیدرآباد ۵۰۰۰۲۹، آندھراپردیش (انڈیا) کے پتہ پر روانہ کئے جاسکتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اپنے تعاون سے ممنون فرمائیں گے۔ شکریہ ۔۔

منجانب اقبال اکیڈیمی، حیدرآباد